السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

بعض علماء نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انصار کی معصوم بچیاں درج ذیل اشعار گا رہی تھیں :

اشرق البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعاللہ داع

ایہا المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

ان پہاڑوں سے جو ہیں سوئے جنوب چودھویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا

کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے شکر واجب ہے ہمیں اللہ کا

ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی بھیجنے والا ہے تیرا کبریا

(دیکھئے رحمت للعالمین (١ ٩٣) اور الرحیق المختوم اردو (ص ٢٤٠، ٢٤١

کیا یہ اشعار پڑھنے والا واقعہ صحیح سند سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ واقعہ ان اشعار کے ساتھ ''رحمت للعالمین'' میں بغیر کسی حوالے کے مذکور ہے۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری نے اس واقعے کے صحیح ہونے پر کوئی ایک بھی ناقابلِ تردید دلیل ذکر نہیں کی۔ صاحب الرحیق المختوم نے یہ واقعہ ''رحمت للعالمین'' سے نقل کیا ہے۔ یہ واقعہ بغیر سند کے التمہید لابن عبدالبر (١٤ ٨٢) کتاب الثقات لابن حبان (١ ١٣١) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (١٨ ٣٧٧) اور الضعیفہ للالبانی (٤٨٨) وغیرہ میں مذکور ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں : ''وقد روینا بسند منقطع فی الحلبیات قول النسوة لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم : طلع البدر علینا من ثنیات الوداع، فقیل : کان ذلک عند قدومہ فی الہجرة وقیل عند قدومہ من غزوة تبوک'' اور (السبکی الکبیر کی) الحلبیات (کتاب) میں منطقع سند سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں نے ''طلع البدر علینا من ثنیات الوداع'' پڑھا، کہا جاتا ہے کہ یہ ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے مدینہ تشریف لانے کا واقعہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ غزوہ تبوک سے آپ کی واپسی کے وقت کا واقعہ ہے۔ (فتح الباری ج٨ ص ١٢٩ تحت ح٤٤٢٧

جس منقطع روایت کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا ہے وہ حافظ بیہقی کی کتاب دلائل النبوۃ (٢ ٥٠٦، ٥٠٧) میں صحیح سند کے ساتھ ابن عائشہ (راوی) سے مروی ہے۔

تنبیہ : الخصائص الکبریٰ للسیوطی (١ ١٩٠) میں یہ حوالہ ''عن عائشۃ'' چھپ گیا ہے جو کہ طباعت یا ناسخ کی غلطی ہے۔

(بیہقی والی روایت میں ابن عائشہ سے مراد عبیداللہ بن محمد بن عائشہ ہیں جو ٢٢٨ھ میں فوت ہوئے۔ (تاریخ بغداد ١٠ ٣١٨ ت ٥٤٦٢ وتقریب التہذیب : ٤٣٣٤

غالباً یہی روایت ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر نے ''بسند منقطع'' کہہ کر اشارہ کیا ہے اور یہی روایت الریاض النضرہ (١ ٤٨٠ ح ٣٩٣) میں عن ابن عائشہ ''واراہ عن ابیہ'' کے ساتھ مروی ہے۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے کہ ''خرجہ الحلوانی علی شرط الشیخین'' اسے الحلوانی نے بخاری و مسلم کی شرط پر روایت کیا ہے۔

تنبیہ : صاحب الریاض النضرہ کا مطلب یہ ہے کہ اسے حلوانی نے بخاری و مسلم کی شرط پر ابن عائشہ سے روایت کیا ہے۔

(ابن عائشہ کے والد محمد بن حفص بن عمر بن موسیٰ مجہول الحال ہیں، ان کی توثیق سوائے ابن حبان کے کسی نے نہیں کی۔ دیکھئے تعجیل امنفعہ (ص ٣٦٣

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بہت عرصہ بعد ابن عائشہ کے والد اور پھر خود ابن عائشہ پیدا ہوئے لہٰذا یہ سند سخت منقطع ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

حافظ ابن القیم لکھتے ہیں : ''وہو وہم ظاہر لان ثنیات الوداع وانما ہی من ناحیۃ الشام، لایراہا والقادم من مکۃ الی المدینۃ، ولایمر بہا الا اذا توجہ الی الشام'' اور یہ (روایت) ظاہر طور پر وہم ہے کیونکہ ثنیات الوداع (مدینے سے) شام کی طرف ہیں۔ مکہ سے مدینہ آنے والا انھیں نہیں دیکھتا۔ ان کے پاس سے صرف وہی گزرتا ہے جو شام جاتا ہے۔ (زادالمعاد ۳ ۵۵۱)

خلاصۃ التحقیق : یہ قصہ ثابت نہیں ہے لہٰذا مردود ہے۔

تنبیہ : موارد الظمآن (ح ۲۰۱۵) کے ایک نسخے میں کسی مجہول کاتب نے ایک حسن روایت کے آخر میں

وقالت : اشرق البدر علینا من ثنیات الوداع''

''وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

کا اضافہ کردیا ہے۔ لیکن یہ اضافہ اصل صحیح ابن حبان (مثلاً دیکھئے الاحسان : ۴۳۷۱ دوسرا نسخہ : ۴۳۸۶) میں موجود نہیں ہے اور مجہول کاتب کی وجہ سے مردود و موضوع ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص481

محدث فتویٰ